روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 نومبر 2003ء 26 رمضان 1424 ہجری - 22 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 268

بخشش کی راہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جو شخص ماہ رمضان میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کردے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چار پائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چار پائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد ششم ص 395-396)

عقل مند انسانوں کی ایک صفت شفقت علیٰ خلق اللہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دوسری علامت عقلمندوں کی یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عہد کی پابندی کے بعد اور اس سے کامل تعلق پیدا کر لینے کے بعد اس کے ان بندوں کی طرف جھکتے ہیں۔ جن سے تعلق رکھنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے رسول۔ ملائکہ۔ خلفاء پھر اولیاء و ابرار اور اس کے بعد تمام مخلوقات حسب مراتب مثلاً قومی نظام کے چلانے والے، رشتہ دار۔ محسن ہمسائے۔ غرباء و مساکین اہل وطن۔ مسافر باقی افراد انسانیت۔ حیوانات جن سے وہ کام لیتا ہے۔ اور پھر تمام چرند پرند حتیٰ کہ درندے اور کیڑے مکوڑے پھر نباتات اور جمادات۔ غرض تعلق باللہ کے بعد عقلمند انسان کا کام ہے کہ جن جن چیزوں سے اور جس جس حد تک اللہ تعالیٰ نے تعلق کا حکم دیا ہے۔ اس حد تک اور اس صورت میں ان سے تعلق رکھے۔ اس علامت میں گویا شفقت علیٰ خلق اللہ اور مادی اسباب سے استمداد اور ان کے استعمال کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ نکتہ بتایا ہے۔ کہ عقل مند وہ نہیں جو دنیا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی جستجو کرتا ہے۔ بلکہ عقلمند وہ ہے جو خدا تعالیٰ کو پا کر اس کے ارشاد کے ماتحت دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے اس آیت میں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتی ہے کہ (۔) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اول تو خدا تعالیٰ کے قریب ہوئے۔ پھر اس کے حکم کے ماتحت اس مقام سے اتر کر مخلوق کی طرف جھکے۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اور خدا تعالیٰ اور

باقی صفحہ 7 پر

رمضان المبارک کی

اختتامی دعا

احباب جماعت کو اطلاع دی جا رہی ہے کہ مورخہ 25 رنومبر 2003ء بروز منگل پاکستانی وقت کے مطابق شام 4 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درس قرآن ارشاد فرمائیں گے اور پھر درس کی اختتامی دعا کروائیں گے۔ احباب کثرت سے اس عالمی درس قرآن اور دعا میں شمولیت کر کے رمضان کی برکتوں سے استفادہ کریں۔

سچی عید

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا ہے کہ:

''آپ کی سچی عید تب ہوگی جب آپ غریبوں کی عید کرینگے۔ ان کے دکھوں کو اپنے ساتھ بانٹیں گے۔ ان کے گھر پہنچیں گے، ان کے حالات دیکھیں گے، ان کی غریبانہ زندگی پر ہوسکتا ہے آپ کی آنکھوں سے کچھ رحمت کے آنسو برسیں۔ کیا بعید ہے کہ وہی رحمت کے آنسو آپ کے لئے ہمیشہ کی زندگی سنوارنے کا موجب بنائیں جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو پہلے علم نہ ہو کہ غریب کیا ہے اس وقت پتہ چلے اور آپ کے اندر ایک عجیب انقلاب پیدا ہو جائے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 16 فروری 1996ء)

(مرسلہ قائد ایثار انصار اللہ پاکستان)

تحریک جدید کا مالی ٹائم ٹیبل

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندے کے وعدے اور وصولی کا حسب ذیل ٹائم ٹیبل مدنظر رکھیں۔

☆ وعدہ جات بھجوانے کے لئے 31 دسمبر 2003ء تک کام کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ وصولی کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری رکھیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 279)

مسیح موعود کی اپنے خادموں پر شفقت

برصغیر کے نامور ادیب جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی (متوفی 12/اکتوبر 1972ء) کا بیان ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود کی اپنے خادموں پر بے انتہا شفقت تھی اور وہ بڑی محبت کے ساتھ ان سے پیش آتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک دفعہ ایک بڑا پر لطف لطیفہ مفتی صاحب کے ساتھ پیش آیا۔

مفتی صاحب ابتداء میں لاہور میں ملازم تھے اور ہر اتوار کو یا ہر چھٹی کے موقعہ پر عموماً قادیان بھاگے آیا کرتے تھے، ایک روز اسی طرح کوئی دن کے ایک بجے مفتی صاحب قادیان پہنچے۔ حضرت صاحب کو خبر ہوئی تو فوراً باہر تشریف لے آئے۔ بڑی محبت سے ملے اور مفتی صاحب کو اندر گھر میں لے گئے اور کھانا لا کر مفتی صاحب کے آگے رکھ دیا۔ خود پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

مفتی صاحب نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ظہر کی ....آواز سن کر مفتی صاحب نے جلدی جلدی کھانا شروع کیا تا کہ جماعت میں شامل ہو سکیں۔ حضرت اقدس یہ دیکھ کر مسکرانے لگے اور ہنستے ہوئے فرمایا مفتی صاحب اتنے جلدی جلدی کھانے کی ضرورت نہیں نہایت اطمینان سے کھایئے جب تک میں نہیں جاتا نماز نہیں ہوگی اور جب تک آپ کھانا نہیں کھا لیتے میں باہر نہیں جاؤں گا''۔

(لطائف صادق صفحہ 78-79 پبلشر حکیم عبداللطیف منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان اشاعت 1946ء)

خداوند کی آنکھوں میں سخت مکروہ

حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے:۔

''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کردے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کردے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو''

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 25/نومبر 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m فرانسیسی سروس
2-10 a.m درس القرآن
3-00 a.m چلڈرنز کارنر
3-20 a.m کوئز خطبات امام
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m درس القرآن
7-30 a.m چلڈرنز کارنر
8-00 a.m لجنہ میگزین
8-40 a.m طب و صحت کی باتیں
9-15 a.m تعارف
10-15 a.m تلاوت
10-25 a.m درس حدیث
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m تعارف
1-10 p.m گفتگو
1-40 p.m انڈونیشین سروس
2-25 p.m عیدملن پروگرام
3-25 p.m گفتگو
4-00 p.m درس القرآن
5-15 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m ملاقات
7-00 p.m بنگلہ ملاقات
8-00 p.m تلاوت، درس حدیث
8-30 p.m عیدملن پروگرام
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-10 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بدھ 26/نومبر 2003ء

12-25 a.m عربی سروس
1-25 a.m بچوں کا پروگرام
2-05 a.m عیدملن پروگرام
3-05 a.m درس القرآن
4-00 a.m حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یادیں
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m عیدملن پروگرام
7-30 a.m عید مبارک خصوصی پروگرام
8-00 a.m خلاصہ خطبہ عید 1997ء تا 2001ء
8-15 a.m تقریر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
8-55 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-20 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-45 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m مشاعرہ
1-00 p.m انڈونیشین سروس عید سپیشل
2-00 p.m عید پروگرام۔ لائیو نشریات کا آغاز
2-10 p.m انٹرویو امیر صاحب جماعت U.K
3-00 p.m نماز عید الفطر، خطبہ عید و دعا
4-00 p.m حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ مصافحہ و ترانہ
5-00 p.m عیدملن پروگرام۔ (پاکستان سے آمدہ)
5-50 p.m مشاعرہ حضور انور کی موجودگی میں (12/ اگست 2003ء کی ریکارڈنگ)
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-10 p.m خطبہ عید۔ و دیگر پروگرام نشر مکرر
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-10 p.m جرمن سروس
11-10 p.m عربی سروس

جمعرات 27/نومبر 2003ء

12-40 a.m مشاعرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ
2-20 a.m خطبہ عید و دیگر پروگرام نشر مکرر
4-10 a.m مشاعرہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ
6-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-00 a.m مشاعرہ 1993ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ
8-30 a.m خطبہ عید و دیگر پروگرام
11-30 a.m تلاوت، خبریں
12-00 p.m لقاء مع العرب
1-00 p.m پشتو پروگرام
1-35 p.m جلسہ سالانہ امریکہ کے پروگرام
2-45 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-15 p.m انڈونیشین
4-15 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

اپنے بزرگوں کے احسانات کو نہ بھولیں جن کی خدمات پر احمدیت کی بلند و بالا عمارت تعمیر ہوئی ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جنگوں کے بارے میں مختلف مذاہب کی تعلیمات اور تقابلی جائزہ

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط اوّل)

جنگوں کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانیت کی تاریخ پرانی ہے اگر اس کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی بنیادی ضروریات پر جنگ لڑی گئی، تو کبھی مال و دولت سمیٹنے کے لئے اپنے جیسے انسانوں کا خون بہایا گیا۔ کبھی زمین کے خطے پر تلواریں چلیں اور کبھی صرف جھوٹی عزت اور غیرت کے نام پر خون خرابہ ہوا۔ اسی طرح کبھی دوسرے کا حق مارنے کے لئے جنگ ہوئی اور کبھی اپنے حق کی حفاظت کے لئے مجبوراً دفاع کرنا پڑا۔ کبھی اس لئے فوج کشی کی گئی کہ دوسروں کی مذہبی آزادی سلب کر لی جائے اور کبھی اس لئے ہتھیار اٹھانے پڑے کہ مذہبی آزادی کو ختم ہونے سے بچایا جائے۔

کرہ ارض پر بسنے والی کوئی قوم ایسی نہیں جس کی تاریخ جنگوں کی زد سے محفوظ رہی ہو۔ اور تو اور مذاہب عالم کی تاریخ میں بھی جنگوں کا تذکرہ بار بار آتا ہے۔ ہر مذہب کے پیروکار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو جنگیں ان کے بزرگان نے مذہب کے نام پر لڑیں وہ تو جائز اور ضروری تھیں لیکن دوسرے مذاہب کے پیروکاروں نے جب جنگوں میں حصہ لیا تو یہ ظلم تھا۔ اسی بھیڑ چال کے تحت بہت سے مغربی مصنفین نے ان غزوات اور سرایا پر اعتراضات کئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسلمانوں کو پیش آئے۔ اور یہ اعتراضات اب تک کئے جا رہے ہیں۔ مخالفت برائے مخالفت اور تعصب کی دھول میں تو واضح حقائق بھی نہیں دکھائی دیتے۔ ورنہ معقولیت کا تقاضا یہ ہے کہ اس ضمن میں ان سوالات کا جائزہ لیا جائے۔

مذہبی جنگوں سے متعلق بنیادی سوالات

(1) مذہبی جنگوں کی اجازت کس وجہ سے اور کس کے خلاف دی گئی؟ کیا وہ ضروری اور دفاعی جنگیں تھیں یا ان جنگوں کو لڑنے والے غیر ضروری جارحیت کے مرتکب ہو رہے تھے۔ کیا ان جنگوں سے آزادی ضمیر کی حفاظت کی جا رہی تھی یا مذہب کے نام پر ظلم کا راستہ کھولا جا رہا تھا۔

(2) مذہب کی مقدس کتب اور روایات میں جنگوں کے تعلق کیا ہدایات پائی جاتی ہیں؟ کیا ان ہدایات سے عمدہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں یا ان میں ظلم اور زیادتی کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کیا اس مذہب کے بزرگوں نے کوئی عملی نمونہ بھی پیش کیا ہے یا نہیں؟

(3) اگر کوئی مصنف یا کوئی عام شخص اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کے بزرگوں پر اس حوالے سے اعتراض کرتا ہے تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ معترض کے اپنے مذہب میں اس ضمن میں کیا تعلیمات پائی جاتی ہیں۔ کیا اس کے اپنے مذہب کی تاریخ اور تعلیمات پر وہی اعتراضات تو نہیں وارد ہو رہے۔ کیونکہ صرف اعتراض کر کے فارغ ہو جانا تو کوئی مثبت بات نہیں جب تک اپنی عمدہ تعلیمات اور نیک نمونہ پیش نہ کیا جائے۔

آج کے دور میں دو مذہبی کتب کے پیروکار سب سے زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ایک مسلمان جو قرآن مجید کے پیروکار ہیں۔ اور دوسرے عیسائی جن کے نزدیک بائبل ان کی مقدس کتاب ہے۔ اور یہودی بائبل کے پرانے عہد نامے کی پیروی کرتے ہیں۔ گزشتہ دو صدیوں میں جب سے اقوام عالم میں رابطے بڑھے ہیں، مغربی مصنفین میں سے بہت سے مصنفین نے ان جنگوں پر مسلسل اعتراضات اٹھائے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کو لڑنی پڑی تھیں۔ اور اس کے علاوہ جنگوں کے متعلق قرآن کریم میں پائی جانے والی تعلیمات پر بھی تنقید کی ہے اور اب تک کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کو جنگ کی اجازت کب ملی؟

وہ آیات جن میں مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی گئی تھی سورۃ الحج کی آیات 40-41 ہیں۔ ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ترجمہ) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے"۔

پھر سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(ترجمہ) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 191)

ان احکامات کا خلاصہ بیان کیا جائے تو یہ نکات سامنے آتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس صورت میں قتال کی اجازت دی جا رہی تھی جب ان کے خلاف قتال شروع کیا جا چکا تھا اور انہیں مظالم کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اور صرف ان سے جنگ کی اجازت دی گئی تھی جو مسلمانوں سے جنگ کرتے تھے اور انہیں ان کے گھروں سے نکلنے پر مجبور کرتے تھے۔ اور باوجود اس حقیقت کے کہ مسلمانوں پر زیادتی ہوئی تھی، ان پر یہ اخلاقی پابندی لگائی گئی تھی کہ انہوں نے بہرحال زیادتی نہیں کرنی۔

اسلام کے ابتدائی دور کا جائزہ

اس دور کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

(1) مشرکین مکہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ محض اختلاف عقیدہ کی بنا پر انہیں غیر انسانی تشدد اور تکالیف کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ اور ان میں سے بہت سے مجبور مسلمانوں پر زبردستی مذہب تبدیل کرنے کے لئے وحشیانہ دباؤ ڈالا جاتا تھا۔

(2) بہت سے مسکین اور بے کس مسلمانوں کو قید کر لیا گیا تھا۔

(3) کچھ مسلمان شہید کر دیئے گئے تھے۔

(4) مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے جہاں جاتے تھے وہاں بھی ناحق ان کا پیچھا کیا جاتا تھا اور مدینہ ہجرت کے معاً بعد مسلمانوں کے لئے جنگی حالات پیدا کر دیئے گئے تھے۔ اور ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئی تھیں۔

(5) بہت سے مسلمانوں کے اموال لوٹ لئے گئے تھے۔ ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر کے انہیں نیلام کر دیا گیا تھا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان بھی فروخت کر دیئے گئے تھے۔

ان وجوہات میں سے اگر ایک وجہ بھی موجود ہو تو مظلوم قوم کو یہ اخلاقی حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ ظلم کرنے والی قوم سے دفاعی جنگ لڑے۔ ان حالات میں تو مسلمانوں پر ہر قسم کے ظلم کی انتہا کی جا رہی تھی۔

بائیبل کی تعلیمات

اب اس ضمن میں بائبل کی تعلیمات بھی قابل ملاحظہ ہیں۔ آج کی بائبل جس تحریف شدہ حالت میں موجود ہے، وہ کم از کم یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے ضرور اتمام حجت کا باعث ہے۔ کیونکہ وہ اس کو ایک مقدس کتاب سمجھتے ہیں اور اس میں درج احکامات کے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے دیئے گئے تھے۔ ورنہ قرآن کریم تمام انبیاء کی عصمت اور عظمت بیان کرتا ہے اور ان پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اور ان پر لگائے گئے الزامات کی تردید کرتا ہے۔

بائبل کی کتاب خروج (Exodus) میں وہ حالات محفوظ کئے گئے ہیں کہ جب بائبل میں پہلی مرتبہ جنگوں کی اجازت دی گئی تھی اور ان کے متعلق تفصیلی احکامات بیان کئے گئے تھے۔ اس وقت صدیوں کی غلامی سے نجات پا کر بنی اسرائیل مصر سے فلسطین کی طرف سفر کر رہے تھے۔ اس زمین میں اس وقت مختلف اقوام آباد تھیں۔ بائبل کے مطابق ان اقوام سے سلوک کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایات دی گئی تھیں، "اس لئے کہ میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا اور تجھے اموریوں اور حتیوں اور فرزیوں اور کنعانیوں اور حویوں اور یبوسیوں میں پہنچا دے گا۔ اور میں ان کو ہلاک کر ڈالوں گا۔ تو ان کے معبودوں کو سجدہ نہ کرنا، نہ ان کی عبادت کرنا، نہ ان کے سے کام کرنا بلکہ ان کو بالکل الٹ دینا اور ان کے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا" (خروج باب 17)

بنی اسرائیل کو جنگ کرنے کی ہدایت

ان اقوام کے متعلق بنی اسرائیل کو یہ الہامی ہدایت دی جا رہی ہے کہ ان کو بالکل الٹ دینا یعنی مکمل طور پر تباہ کر دینا۔ اور ان کے ستون جو اس کے مقدس مذہبی مقامات تھے ان کو تباہ کر دینا۔ یہاں یہ حقیقت قابل ذکر ہے کہ جن اقوام کو تباہ کر دینے کے متعلق بائبل میں تاکیدی حکم دیا جا رہا ہے انہوں نے بنی اسرائیل پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا۔ بلکہ کئی سو برس تک ان اقوام کا بنی اسرائیل سے کوئی اچھا یا برا واسطہ پڑا ہی نہیں تھا۔ بنی اسرائیل تو مصر میں محدود تھے اور یہ اقوام فلسطین میں آباد تھیں۔ لہٰذا بنی اسرائیل کا ان کے خلاف جنگ کرنا بلا جواز تھا۔ اگر یہ دور کی کوڑی لائی جائے کہ چونکہ وہ اقوام مشرک تھیں اس لئے ان کو یہ سزا دی جا رہی تھی تو یہ دعویٰ بے بنیاد ہوگا۔ کیونکہ خود بائبل

گواہ ہے کہ بنی اسرائیل بار بار شرک میں مبتلا ہوئے تھے۔ اس معیار پر یہ سزا تو انہیں بھی ملنی چاہئے تھی نہ کہ انہیں سزا دینے کا پروانہ پکڑا دیا جاتا۔ یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ بائبل میں یہ تلقین نہیں کی گئی کہ ان اقوام کو خدا کی طرف بلانا، شرک سے روکنا یا تبلیغ کرنا، بس یہ حکم ہے کہ ان کو تباہ و برباد کر دینا۔

معاہدوں کے متعلق تعلیمات

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جب مختلف اقوام ایک ساتھ کسی خطے میں بس رہی ہوں تو آپس میں معاہدے امن قائم کرنے کا ایک موثر ذریعہ بنتے ہیں۔ بائبل میں تو یہ تعلیم پائی جاتی ہے کہ ان اقوام سے کوئی معاہدے نہ کرنا۔ اس طرح قیام امن کی امیدوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ خروج کے باب 34 میں مندرجہ ذیل تاکیدی حکم درج ہے۔

"دیکھ میں اموریوں اور کنعانیوں اور حتیوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کو تیرے آگے سے نکالتا ہوں۔ سو خبردار رہنا جس ملک کو تو جاتا ہے اس کے باشندوں سے کوئی عہد نہ باندھنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے لئے پھندا ٹھہرے۔ بلکہ تم ان کی قربان گاہوں کو ڈھا دینا..............."

گویا ابھی بنی اسرائیل مصر سے فلسطین کی طرف سفر کر ہی رہے تھے کہ اس تعلیم کے ذریعہ باہمی معاہدوں سے امن کی امید کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔

اس کے برعکس قرآن کریم میں صلح کے متعلق یہ خوبصورت تعلیم پائی جاتی ہے۔

"اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تو بھی اس کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تجھے دھوکا دیں تو یقیناً اللہ تجھے کافی ہے وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ذریعے اور مومنوں کے ذریعے تیری مدد کی"

(الانفال آیت 62-63)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے خود مسلمانوں سے جنگ کی ابتداء کی، اگر وہ بعد میں صلح کرنے پر آمادہ ہوں تو قرآن کریم کی ہدایت یہ ہے کہ ان سے صلح کر لی جائے۔ اور اگر ان سے عہد شکنی کے خطرات پیش نظر ہوں تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کیا جائے لیکن صلح کے موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اگر پوری دنیا میں قرآن کریم کی اس ہدایت پر عمل کیا جائے تو امن قائم ہو جائے لیکن اگر بائبل کے حکم پر عمل کیا جائے تو تمام دنیا فتنہ و فساد کی لپیٹ میں آ جائے۔

آنحضرتؐ کے معاہدے

قرآن کریم نے محض نظریاتی تعلیم پیش نہیں کی بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے بھی دکھایا۔ آپؐ نے مختلف حالات میں مختلف اقوام سے معاہدے کئے۔ مدینہ پہنچنے کے بعد آپؐ نے مدینہ کے تمام قبائل اور یہود سے معاہدہ کیا۔ میثاق مدینہ میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی تھی۔ بیرونی حملے کی صورت میں مشترکہ دفاع کرنے کا عہد کیا گیا تھا۔ مجرم کو، خواہ وہ کسی گروہ سے تعلق رکھتا ہو، سزا دینے پر اتفاق کیا گیا تھا۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ظالم کی مدد نہیں کی جائے گی۔ پھر جب یہ خطرات پیدا ہوئے کہ بنی ضمرۃ کا قبیلہ اور قریش مل کر مدینہ پر حملہ کر سکتے ہیں تو آپ ودان کی طرف ایک فوجی دستہ لے کر تشریف لے گئے۔ جب بنی ضمرۃ صلح کی طرف مائل ہوئے تو آپؐ نے فوراً صلح کا معاہدہ کر لیا اور کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ یہ پہلا غزوہ تھا صلح کے معاہدے پر اس کا اختتام ہوا۔ اسی طرح دوسرا غزوہ جو غزوۃ العشیرہ کے نام سے مشہور ہے اس کے موقع پر بھی بنی مدلج اور ان کے حلیفوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیا گیا اور آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ جنگ کے بغیر واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ پھر تمام مظالم اور زیادتیوں کے باوجود جب مشرکین مکہ معاہدہ کرنے پر تیار ہوئے تو حدیبیہ کا معاہدہ طے پایا۔ باوجود اس حقیقت کے کہ اس میں مسلمانوں کے لئے سخت شرائط رکھی گئی تھیں۔

اس کے برعکس بائبل میں جو مقدس جنگوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس میں صلح اور معاہدوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ تمام توجہ جنگوں پر ہی مرکوز رہی ہے۔ کیونکہ بائبل تو یہ دعویٰ پیش کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ کو یہ ہدایات دی گئی تھیں۔

"اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مار لے تو تو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا۔ تو ان سے کوئی عہد نہ باندھنا۔ اور نہ ان پر رحم کرنا۔ اور ان سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا"

(استثناء باب 7:3,2)

مدمقابل قوموں کو مکمل طور پر تباہ کر دینے کا حکم دیا جا رہا ہے اور سختی سے ہدایت ہے کہ ان پر رحم بالکل نہ کرنا۔ اب اللہ ہی رحم کرے ان عیسائی اور یہودی مصنفین کی حالت پر جو اس تعلیم کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے تھی اور دوسری طرف قرآن کریم کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ ظاہر ہے یہ تحریف کا کرشمہ ہے ورنہ خدا کی طرف سے کوئی تعلیم ظالمانہ نہیں ہو سکتی۔

بائبل کی تعلیمات

بائبل کے پرانے عہد نامے میں تو یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ جب بنی اسرائیل خدا سے فتح کی دعائیں مانگتے تھے تو یہ نذر نہیں مانگتے تھے کہ اگر ہمیں فتح ہوئی تو ہم رحم یا انصاف کریں گے یا لوگوں کو نیکیوں کی طرف بلائیں گے بلکہ یہ نذر مانگتے تھے کہ اگر تو نے ہمیں فتح دی تو ہم مغلوب اقوام کے شہروں کو نیست و نابود کر دیں گے اور اس طرح نعوذ باللہ خدا ان کی دعائیں قبول کرتا تھا۔

(گنتی باب 21:1 تا 3)

یہ تو بائبل کا تصور ہے کہ فتح کے بعد کیا طرز عمل ہونا چاہئے اور قرآن کریم جو مسلمانوں کے لئے فتح کے بعد کا لائحہ عمل بیان کرتا ہے وہ یہ ہے۔

"جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کر دیں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے"۔ (سورۃ الحج: 42)

ایک طرف بائبل ان اقوام کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیتی ہے جنہوں نے جنگ میں پہل نہیں کی تھی اور ساتھ یہ تاکید بھی ہے کہ ان پر رحم بالکل نہ کرنا۔ اور دوسری طرف قرآن کریم حملہ آوروں اور ظالموں کے متعلق یہ تعلیم دیتا ہے۔

"اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (سورۃ البقرۃ: 191)

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے"۔ (سورۃ النحل: 127)

مستشرقین کی غلط بیانی

کسی کند ذہن انسان کے لئے بھی یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ کون سی تعلیم رحم اور توازن کی ہے اور کون سی تعلیم ظلم اور تعدی کی ہے؟ لیکن مشکل یہ ہے کہ بہت سے مغربی مصنفین قلم اٹھانے سے پہلے بلکہ بنیادی مطالعے سے بھی پہلے یہ فیصلہ کر چکے ہوتے ہیں کہ انہوں نے کیا نتائج نکالنے ہیں۔ سارے مغربی مصنفین ان جیسے نہیں ہوتے۔ کئی محققین نے تو برملا قرآنی تعلیمات کی تعریف کی ہے۔ لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو خود تو شاید اتنا متعصب نہیں لیکن چونکہ وہ اصل تاریخی مآخذ کی طرف توجہ کرنے کی بجائے ولیم میور جیسے مصنفین کی کتابیں پڑھ کر لکھنا شروع کر دیتے ہیں اس لئے وہ ان کی غلطیوں کو دہراتے جاتے ہیں۔

بہرحال جو مصنفین مخالفانہ ذہن کے ساتھ لکھنا شروع کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہونے والی جنگوں کا جائزہ لیتے ہیں تو انہیں ایک بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ یہ کہ احد اور احزاب کے غزوات کے موقع پر تو مشرکین نے واضح طور پر مدینہ کی طرف فوج کشی کی تھی اور فتح مکہ کے موقع پر بھی مکہ والوں نے حملہ کر کے معاہدہ خود توڑا تھا۔ چنانچہ ان مستشرقین نے اس مسئلے کا ایک حل نکالا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر ایک بار چند صفحات کی قصہ گوئی سے یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ ہجرت کے معاً بعد سے لے کر غزوہ بدر تک مسلمانوں نے مشرکین کے خلاف اتنا جارحانہ رویہ اختیار کیا کہ مشرکین مکہ کا جینا ہی دوبھر ہو گیا۔ ورنہ یہ مشرکین تو نہایت پرامن اور بے ضرر قسم کی مخلوق تھے۔ مگر مسلمانوں کے متواتر مظالم سے تنگ آ کر انہیں تلوار اٹھانی پڑی۔ اس طرح جنگوں کے آغاز کی تمام ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہو جائے گی۔ تاریخ کا ادنیٰ سا علم رکھنے والے شاید ان نظریات پر ہنس پڑیں لیکن بہت سے مستشرقین ان نظریات کو سنجیدگی سے ہی بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ چند مثالیں پیش ہیں۔

مستشرقین کے نظریات کی چند مثالیں

ابتدائی مستشرقین میں سے ولیم میور ایک نمایاں شہرت رکھتا ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کا قیام رہا۔ انہوں نے 1861ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک مفصل کتاب تحریر کی اور پھر 1877ء میں اس کو مختصر کر کے ایک جلد میں شائع کیا۔ بدقسمتی سے اس کے بعد منظر پر آنے والے بہت سے مستشرقین اس کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں۔ اور ثقہ روایات اور ابتدائی تاریخی کتب جو اصل تاریخی مآخذ کا درجہ رکھتی ہیں ان کی طرف توجہ بہت کم کی ہے۔ چنانچہ ولیم میور ہجرت کے معاً بعد کے زمانے کے متعلق تحریر کرتا ہے۔

"مکہ کے شہریوں نے کسی انتقامی کارروائی کا منصوبہ نہیں بنایا تھا۔ انہوں نے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے دس سال سے زیادہ عرصہ تک شہر کو ہیجان میں مبتلا رکھا تھا۔ پرانی گروہ بندیوں کو توڑ دیا تھا اور اپنا ایک علیحدہ گروہ کھڑا کر دیا تھا۔ اب وہ اپنے پیروکاروں سمیت جا چکے تھے اور ان کی عدم موجودگی سے انہیں (یعنی اہل مکہ کو) فوری سکون میسر آیا تھا۔ معاشرے کا دھارا جو ان کے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) منصوبوں کی وجہ سے اپنے راستے سے ہٹ گیا تھا اب وقتی طور پر امن کے ساتھ اپنے قدیمی راستے پر چلنے لگا تھا۔

لیکن (حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے خیالات ہجرت کے وقت سے ہی امن کی طرف مائل نہیں تھے۔

(دی لائف آف محمدؐ از سر ولیم میور صفحہ 211)

اس کے بعد میور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ ہجرت کے بعد مسلمان تو مکہ کے تجارتی قافلوں کو گزرنے سے روک رہے تھے لیکن مکہ والے ضبط و تحمل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"اس پر بھی مکہ کی طرف سے کوئی جارحانہ ردعمل ظاہر نہیں ہوا۔ اگرچہ سب کو علم تھا کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیروکار شہر میں موجود ہیں لیکن ان پر کوئی مظالم نہیں کئے جاتے تھے۔ نہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تھی۔ مگر فاصلے بڑھ رہے تھے۔ دشمنی گہری ہو گئی تھی"۔

(لائف آف محمدؐ از سر ولیم میور صفحہ 219)

گویا وہ یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ مکہ میں مسلمانوں کو ہر قسم کا سکون اور آزادی میسر تھا۔ لیکن مسلمان مسلسل مشرکین پر زیادتیاں کر رہے تھے۔ اور مدینہ سے مسلمانوں کا ظلم اتنا بڑھا کہ مشرکین مکہ اپنے آپ کو بچانے پر مجبور ہو گئے۔

غرباء کے ساتھ منائی جانے والی حقیقی عید

آنحضورؐ نے غرباء کے ساتھ ہمدردی وتعاون کا سبق دیا ہے

(مصباح الدین محمود صاحب)

مذہب نے جو عیدین کے دن مقرر کئے ہیں وہ دیگر امور کی طرح دوسرے مذاہب سے ایک انفرادیت اور خصوصیت کا رنگ رکھتے ہیں۔ عید الفطر جو کہ دنیا بھر کے اہل دین کا مذہبی تہوار ہے۔ اس کے مناتے وقت بھی یہی تاکید فرمائی کہ اس مسرت کے موقع پر اپنے معاشرے کے کم حیثیت لوگوں کو بھی ضرور اپنے ساتھ شامل کرو۔ تا کہ ایک اخوت اور برابری کی فضا قائم رہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل کے ذریعے امت کو غرباء کے ساتھ ہمدردی وتعاون کا سبق دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم مجھے کمزوروں میں تلاش کرو۔ کیونکہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم مدد پاتے ہو۔ اور رزق دیئے جاتے ہو۔

(ترمذی ابواب الجھاد باب ماجاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین)

لہٰذا عید الفطر کے موقعہ پر بھی یتامیٰ، بیواؤں اور دیگر کمزوروں کے ساتھ اخوت اور محبت کے اس طریق کو جاری فرمایا۔ چنانچہ عید الفطر کے موقعہ پر صدقہ فطر یا جسے فطرانہ کہا جاتا ہے اس کی ایک مثال ہے اور یہ سنت آج بھی جاری ہے۔

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرباء سے حسن سلوک کے بارے میں فرمایا۔ کہ ''قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا۔ کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں۔ کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا۔ تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے یا اللہ! تو تو ان باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا۔ جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ تب وہ فرمائے گا۔ کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے۔ تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا'' (مسلم)

حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے غلاموں کے لئے ایک نمونہ قائم فرمایا۔ اور بار ہا اپنے اقوال واعمال کے ذریعے انفاق علی خلق اللہ پر زور دیا۔

بنی نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے۔ بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں۔ اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص438)

پس سیدنا حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے تحت عید کے موقعہ پر ہمیں چاہئے کہ ان مجبور وتنگدست بھائیوں کو بھی یاد رکھیں۔ جو کسی مجبوری کے تحت عید کی ظاہری خوشیوں میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔

عید پر محتاجوں کی خبر گیری

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے قادیان میں ایک مرتبہ عید کے موقعہ پر فرمایا:

''آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گزر گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ایام تھے۔ جب کہ اس نے ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا......اس ماہ میں ہدایت مقرر فرمائی۔ راتوں کو اٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات وصدقہ اس مہینہ کی برکات میں سے ہے۔ آج کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبے کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبر گیری کرے۔ دو ٹک گیہوں کے یا چار جو کے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ، نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے اور جن کو خدا نے موقعہ دیا ہے۔ وہ زیادہ دیویں۔ اس جگہ مختلف ضرورتیں ہیں۔ کہ جن کے لئے لوگوں کے خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہ جمع ہوتا تھا۔ اور پھر آپ اسے مختلف مدوں میں تقسیم کر دیا کرتے''۔

(الحکم 17 نومبر 1908ء)

دوسروں کے لئے عید کا سامان

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ خطبہ عید کے موقعہ پر فرمایا:

''یہ کبھی خیال مت کرو کہ تمہارے قلیل مال کی کوئی قیمت نہیں۔ اگر تم اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک پیسہ بھی دیتے ہو۔ تو وہ ان سونے کے پہاڑوں سے جو بغیر اخلاص کے دیئے جاتے ہیں۔ زیادہ درجہ رکھتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم پر ایسا فضل نازل کرے تا کہ ہم میں سے ہر شخص کو حقیقی عید میسر ہو۔ کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم نہ صرف اپنے لئے عید منائیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی، جو مصائب اور دکھوں میں گرفتار ہیں عید کا سامان مہیا کر دیں''

(خطبہ عید فرمودہ 9 فروری 1932ء)

حقیقی عید کا دن

ایک مرتبہ خطبہ عید میں یہ ارشاد فرمایا:

''پس یہ عید ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ قومیں کس طرح ترقی کیا کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ رمضان بتاتا ہے کہ دوسروں کا کیا چھیننا ہے۔ خود بھی فاقہ سے رہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے بھی غرباء کی فلاح اور بہبود کے لئے خرچ کرو۔ یہ روح جس دن (۔) میں پیدا ہو گئی درحقیقت وہی دن ان کے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ کیونکہ رمضان نے ہمیں بتایا ہے کہ تمہاری کیفیت یہ ہونی چاہئے کہ تمہارے گھر میں دولت تو ہو۔ مگر اسے اپنے لئے خرچ نہ کرو۔ بلکہ دوسروں کے لئے کرو۔ تب قوم کے لئے عید کا دن آتا ہے۔ آخر عید صرف کھانے پینے کا نام نہیں (۔) میں ایسے ہزاروں لوگ موجود ہیں۔ جو روزانہ وہ کچھ کھاتے ہیں جو غرباء کو عید کے دن بھی میسر نہیں آتا''

(خطبہ عید فرمودہ 12 مئی 1956ء بمقام مری)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک خطبہ جمعہ میں غرباء وتنگدست افراد سے محبت وہمدردی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''ہمارے خدا نے ایک حکم دیا ہے ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔ اور ہم نے اس تاکیدی ارشاد پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ احمدیوں میں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے۔ لیکن میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کماحقہ عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے۔ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے۔ اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا............ یہ ایک بڑی اہم ذمہ داری ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت سوچتے رہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر عمل کرنے سے بڑے خوشکن نتائج پیدا ہو سکتے ہیں وہ قوم جس کے ہر فرد کو معلوم ہو کہ میری ذمہ داری ساری قوم نے اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے۔ اس کے دل میں کتنا سکون اور اطمینان ہوگا اور اپنے رب کی حمد کے کتنے گہرے جذبات اس کے دل میں موجزن ہوں گے۔ اور اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتنی محبت جوش میں آئے گی۔ ایک پرامن، پرسکون، اخوت والا محبت والا اور پیار والا معاشرہ قائم ہو جائے گا۔ جس پر دنیا رشک کرنے لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 دسمبر 1965ء)

عید پر امراء غرباء کے گھر جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بارہا مختلف مواقع پر انفاق فی سبیل اللہ اور خصوصاً موقع عید پر غرباء کے ساتھ عید منانے کی تلقین فرمائی۔ خلافت رابعہ کی دوسری عید الفطر پر خطبہ عید میں فرمایا:

''میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں۔ ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں۔ کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی حق ہے۔ یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں۔ جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے......................
کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں۔ مگر بہرحال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے۔ آپ نے عید منانی ہے۔ آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے۔ اور ان کے حالات دیکھیں گے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے۔ اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے۔ اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے۔ کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں۔ ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے۔ نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے۔ جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں۔ نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے۔ جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں۔ اور واپس آ کر وہ روئیں گے خدا کے حضور۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے۔ کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں

میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہا ابدی لذتیں حاصل ہوں گی۔ اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہے یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے .... پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے۔ اس کو اور کیا عید چاہئے اس کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں۔ اور یہی وہ عید ہے جو (—) کی عید ہے"

(خطبہ عیدالفطر 12 جولائی 1983ء)

اپنی خوشیاں غرباء کے ساتھ منائیں

آپ نے ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو اپنی عید کی خوشیاں غرباء کے ساتھ منانے کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

"عیدوں کے موقعوں پر اپنے غریب ہمسایوں، ضرورتمندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں۔ ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں۔ اور ان کے غم بانٹیں۔ اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں۔ اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں۔ یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں۔ غرض یہ کہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں۔ خدا آپ کو غریبوں کی خدمت میں زیادہ ملے گا۔ اور یہ ایک ایسا آزمودہ نسخہ ہے جس نے کبھی خطا نہیں کی۔ جو خدا کے بے کس مجبور بندوں سے پیار کرتا ہے۔ لازماً خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ کبھی اس میں کوئی تبدیلی تم نہیں دیکھو گے۔ اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجالیں .... پھر آپ کی عید ایسی ہی ہوگی۔ جو زمینی عید نہیں رہے گی۔ بلکہ آسمان پر بھی یہ عید کے طور پر لکھی جائے گی اور اس کی خوشیاں دائمی ہوں گی۔ اور اس کی برکتیں دائمی ہوں گی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 1993ء)

چند سال قبل آپ نے ربوہ اور دیگر جماعتوں کو یہ نصیحت فرمائی:

"میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ حسب سابق خصوصاً ربوہ اور دوسری جماعتوں کے لوگ بھی اپنے غریب بھائیوں کی عید بنانے کے لئے جائیں گے۔ ان کی عید بنائیں گے۔ تو اپنی عید منا سکیں گے۔ ان کے گھروں میں داخل ہوں۔ ان کی صفائیاں کریں۔ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ غریب کا دل بہت بڑا ہوتا ہے۔ جب وہ امیر بھائی کو اپنے پاس آتے دیکھتا ہے تو وہی خوشی اس کی عید بنا دیتی ہے۔ پس آپ اپنے بھائیوں کی عید بنائیں۔ اللہ آپ کو اپنی عید بنانے کی توفیق عطا فرمائے"

(خطبہ عیدالفطر فرمودہ 8 جنوری 2000ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں غرباء سے حسن سلوک اور اس کا طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں، رشتہ دار ہمسایوں اور غیر رشتہ دار ہمسایوں، یتیموں، اسیروں، مسکینوں، مسافروں اور غرباء کے ساتھ احسان اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس تعلیم پر عمل کر کے حقیقی دینی معاشرہ قائم ہوگا۔ اور ان کے ساتھ سلوک محض للہ کرنا ہے۔ اور احسان کا سلوک کرنا ہے جس کے بدلہ کی خواہش پیدا نہ ہو۔ اللہ کا پیار حاصل کرنے کے لئے اس کی رضا کے حصول کیلئے ہمدردی کرنی ہے۔ غرباء کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے ان کو تحائف دیتے ہوئے ان کی عزت نفس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ استعمال شدہ اشیاء تحفہ دیتے وقت پہلے بتانا چاہئے اور اشیاء کو صاف ستھرے طریق پر پیش کیا جائے"

خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ عالیہ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے اور پھر عید کا حقیقی حظ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جیسا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ:

لکل قوم عیدا فھذا عیدنا

(بخاری کتاب العیدین)

کہ ہر قوم کے لئے ایک عید کا دن ہے اور ہماری عید یہ ہے تو اللہ تعالیٰ وہ عید نصیب فرمائے کہ ہم دیگر قوموں کو یہ کہنے والے ہوں کہ یہ ہماری عید ہے۔

جنگ سہ فریقی اتحاد

جنگ سہ فریقی اتحاد 1865ء سے 1870ء تک پیراگوئے، ارجنٹائن، برازیل اور یوروگوئے کے درمیان جاری رہی۔ یہ لاطینی امریکا کی ایک ایسی خوفناک اور خونین جنگ تھی، جس سے چار لاکھ سے زائد نفوس لقمہ اجل بنے۔

درحقیقت حرص زمین کا مسئلہ تاریخ کے ہر دور میں عام رہا ہے اور ہر طاقت ور کمزور پر حاکمیت قائم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ طاقت کے استعمال سے دریغ نہیں کرتا، اور اس کا مظہر "جنگ سہ فریقی اتحاد تھی" جو سرحدوں کے تعین اور محصولات کے معاملے پر شروع ہوئی۔ جنوری 1865ء میں ارجنٹائن اور برازیل نے پیراگوئے کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا اور مئی 1865ء میں جب جنگ شروع ہوئی تو یوروگوئے بھی مذکورہ دونوں ممالک کی حمایت میں اس جنگ میں شامل ہو گیا۔ یہ وہ دور تھا جب یوروگوئے نے نئی نئی آزادی حاصل کی تھی اور اپنے استحکام کی غرض سے اسے لاطینی امریکا کی ان طاقتوں کا ساتھ دینا لازمی تھا۔ اس پانچ سالہ جنگ میں پیراگوئے کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھانا پڑے۔ اور اس کی ایک چوتھائی آبادی غذائی قلت اور بیماریوں کے باعث موت کی آغوش میں چلی گئی۔ اس جنگ سے پیراگوئے نہ صرف پتھر کے زمانے میں چلا گیا بلکہ اتحادیوں نے اس کے علاقوں کے حصے بخرے بھی کر لئے۔

ذیابیطس کی علامات اور پیچیدگیاں

یہ مرض گردوں، اعصاب اور سماعت کو نقصان پہنچاتا ہے

شوگر کے مرض میں ہمارے جسم میں معدہ کے نیچے واقع ایک غدود لبلبہ کی ایک رطوبت انسولین کی کمی ہو جاتی ہے یا کسی وجہ سے انسولین اپنا اثر کھو دیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں خون میں گلوکوز بڑھ جاتی ہے اور زائد مقدار پیشاب کے ذریعے جسم سے باہر خارج ہوتی ہے جب ہم غذا کھاتے ہیں، اس میں موجود نشاستہ معدہ اور آنتوں میں انہضام کے مختلف مراحل طے کر کے گلوکوز میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ گلوکوز آنتوں سے نکل کر خون میں شامل ہو جاتا ہے جہاں سے وہ جسم کے خلیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ انسولین خون میں شامل ہو کر گلوکوز کو خلیوں کے اندر پہنچا دیتی ہے۔ اگر جسم میں انسولین کا اثر کسی وجہ سے کم ہو جائے یا ختم ہو جائے تو خلیے گلوکوز کو توانائی کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ اس طرح گلوکوز کی مقدار خون میں بڑھ جاتی ہے۔ ایک تندرست آدمی میں یہ مقدار 80-120 ملی گرام فی ڈیسی لیٹر ہوتی ہے جب یہ مقدار 180 ملی گرام فی ڈیسی لیٹر سے بڑھ جائے تو گلوکوز پیشاب کے راستے خارج ہونے لگتی ہے اور مرض کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

ذیابیطس کی علامات

ذیابیطس کے مریضوں میں عموماً درج ذیل علامات پائی جاتی ہیں:

پیشاب بار بار آتا ہے۔ بہت پیاس لگتی اور منہ خشک ہو جاتا ہے روز بروز وزن میں کمی ہو جاتی ہے۔ بے جا سستی اور تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے۔ جسم ٹوٹتا ہے اور درد ہوتا ہے۔ بینائی متاثر ہوتی ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے ہاتھ پاؤں بے حس ہونے لگتے ہیں، زخم دیر سے مندمل ہوتا ہے مریض قبض کی عام شکایت کرتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں عام نکلتی ہیں۔ مسوڑھے سوج جاتے ہیں اور ان میں درد ہوتا ہے۔ شادی شدہ عورتوں میں بار بار حمل کا ضائع ہونا۔ پیدائش کے وقت بچے کا زیادہ وزن ہونا بھی ذیابیطس کی علامات ہیں۔

ذیابیطس کے اسباب

بسیار خوری (زیادہ کھانا) شوگر کی اہم وجہ ہے۔ موٹاپا ذیابیطس کے کنٹرول میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ آئندہ نسل کو شوگر کے مرض سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ شوگر کے مریض اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ شادیوں سے اجتناب کریں۔ مختلف جراثیم بھی لبلبہ کے انسولین پیدا کرنے والے خلیات تباہ کر کے مرض کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات پیشاب آور، مانع حمل، سٹیرائیڈز اور دیگر ادویات کا بے جا استعمال بھی ذیابیطس کے مرض کا سبب بنتا ہے۔ ذہنی پریشانی اگرچہ ذیابیطس کے مرض کا براہ راست سبب نہیں ہوتی تاہم ذہنی اور جسمانی دباؤ سے خون میں کارٹی کوسٹیرائڈ ہارمون کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس سے چھپی ہوئی شوگر ظاہر ہو جاتی ہے علاوہ ازیں ذہنی پریشانی انسان کو بسیار خوری کی جانب راغب کرتی ہے اور اس حالت میں وہ ورزش کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے چنانچہ شوگر کا شکار ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کی تشخیص

کسی مرض کے کامیاب علاج کے لئے علاج سے قبل اس کی مصدقہ تشخیص ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ شوگر کے مرض کی تشخیص پیشاب اور خون میں گلوکوز کی مقدار معلوم کر کے کی جاتی ہے۔ وہ مریض جن کے خون میں گلوکوز کی مقدار 140-180 ملی گرام فی ڈیسی لیٹر کے درمیان ہو ان کے لئے ایک خصوصی ٹیسٹ کروانا پڑتا ہے جسے گلوکوز کی برداشت کا ٹیسٹ کہتے ہیں۔

مرض کی پیچیدگیاں

شوگر کا بروقت علاج نہ ہو تو مریض خطرناک صورت حال سے دوچار ہو سکتا ہے۔ علاج میں سالہا سال کی غفلت سے ذیابیطس جسم کے بعض اہم اعضاء مثلاً گردہ، پردہ بصارت، جلد اور اعصاب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتی ہے۔ علاج میں عدم توجہی سے خون میں گلوکوز کی مقدار بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جب جسم کے خلیات گلوکوز سے توانائی حاصل کرنے سے قاصر رہیں وہ کمی چربی سے پوری کی جاتی ہے چربی کی شکست وریخت سے خون میں مختلف تیزابی مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ مادے نہایت زہریلے ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی سے خون میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ اور مریض بے ہوش ہو سکتا ہے۔ بروقت علاج نہ ہو تو مریض جان سے ہاتھ بھی دھو سکتا ہے۔ قدرت نے ہمارے جسم میں جراثیموں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر رکھی ہے جو حملہ آور جراثیموں کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ مگر شوگر کے مریضوں میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جراثیم شدت سے حملہ آور ہوتے ہیں چنانچہ مریض کے جسم پر پھوڑے پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ تندرست افراد کی نسبت ذیابیطس کے مریض پھیپھڑے کی مختلف بیماریوں میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از روزنامہ نوائے وقت 23 / جون 2003ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پراسٹیٹ کا کامیاب آپریشن ہوگیا اور اب روبصحت ہیں کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا کے بھانجے مکرم مرزا مبشر احمد ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب مرحوم لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ بلڈ پریشر کنٹرول نہیں ہورہا فالج کا اثر بھی ہے۔ کئی سال قبل ایک روڈ ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں پہلے ہی معذور ہے شفائے کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد ارشد فاروق صاحب سابق چیف ریڈیوگرافر فضل عمر ہسپتال لکھتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ الحاجہ امتہ العزیز عالم صاحبہ زوجہ حضرت چوہدری سربلند خان صاحب مرحوم مورخہ 18 نومبر 2003ء کو 98 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ کے دادا حضرت میاں غلام دین صاحب آپ کے والد حضرت میاں عبداللہ قاری صاحب اور آپ کے خاوند حضرت چوہدری سربلند خان صاحب رفقائے حضرت مسیح موعود تھے مرحومہ اوائل زمانے کی موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ صبح دس بجے حلقہ سول لائن لاہور میں آپ کے بیٹے مکرم چوہدری محمد اجمل شاہد صاحب نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور عصر کی نماز کے بعد بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر چوہدری محمد اجمل شاہد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کریں۔

ربوہ میں یوم صفائی

مورخہ 25 نومبر 2003ء بروز منگل مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام ربوہ بھر میں یوم صفائی منایا جارہا ہے ربوہ کے جملہ خدام، اطفال اور انصار بزرگوں سے درخواست ہے کہ اس دن اپنے گھروں کے اردگرد مکمل صفائی کریں راستوں کو ٹھیک کرتے ہوئے حسب ضرورت چھڑکاؤ کریں، خاردار جھاڑیاں ہوں تو انہیں تلف کریں اگر کہیں کوڑا کرکٹ کا ڈھیر ہو تو اس کی صفائی کریں، تاعید کے پرمسرت موقع ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجایا جا سکے۔ جملہ احباب سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ (مہتمم مقامی ربوہ)

عشرہ وقف جدید

28 نومبر تا 7 دسمبر 2003ء

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جارہا ہے۔ عشرہ وقف جدید انشاء اللہ جمعۃ المبارک سے شروع ہوگا اس لئے 28 نومبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض و مقاصد اور اہمیت پر دیئے جانے کی درخواست ہے۔ جس میں خلفائے سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں کرسکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام امداد مراکز نگر پارکر ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب سنوری مینیجر نصرت آرٹ پریس تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خورشید سنوری آف کراچی حال امریکہ مورخہ 8 نومبر 2003ء کو امریکہ میں 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں تھیں۔ مورخہ 17 نومبر 2003ء کو ان کے بچے امریکہ سے جنازہ لے کر ربوہ آئے اور ساڑھے دس بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مرزا الطف الرحمان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم کی بہو اور حضرت بابو عبدالغفور صاحب (رفقاء مسیح موعود) کی بیٹی تھیں۔ آپ نے پس ماندگان خاوند کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ کراچی میں قیام کے دوران لجنہ کی سرگرم کارکن رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح و شادی

مکرمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ اسلام آباد لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے مکرم سید محمد نصیر علی صاحب ابن مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے ہمراہ مکرمہ زینب نصرت جاوید صاحبہ بنت بریگیڈیئر (ر) ارشد محمود جاوید صاحب مرحوم مبلغ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 17۔ اکتوبر 2003ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں کیا۔ اگلے روز مورخہ 18۔ اکتوبر 2003ء کو میریٹ ہوٹل میں تقریب رخصتانہ میں مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے دعا کروائی۔ مورخہ 19۔ اکتوبر کو دعوت کے موقعہ پر مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت اسلام آباد نے دعا کروائی۔ مکرمہ زینب نصرت جاوید، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ماموں مکرم کرنل خلیفہ تقی الدین صاحب کی نواسی اور مکرم قاضی محمد شریف صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ اور مکرم میجر محمود احمد صاحب شہید کوئٹہ کی بھتیجی ہے۔ جبکہ مکرم سید محمد نصیر علی، مکرم سید ارتضیٰ علی مرحوم لکھنو کے پوتے اور مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب مرحوم اور سیدہ زبیدہ مقبول مرحومہ کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

مخلوق کے درمیان واسطہ بن گئے۔ جس طرح کمان کا چلہ ہوتا ہے کہ ایک سرا ایک طرف۔ اور ایک سرا ایک طرف بندھا ہوتا ہے اس آیت میں لطیف پیرایہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کوشش کا ذکر کیا ہے۔ جو آپؐ نے بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے کی۔ لیکن چونکہ یہ موقع اس آیت کی تفسیر کا نہیں۔ میں نے درمیانی مطالب کو ترک کر کے صرف نتیجہ بیان کر دیا ہے۔

غرض آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے عقلمندوں کی دوسری علامات یہ بتائی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت میں کمال حاصل کرکے اور اس کے حکم اور اس کی ہدایت کے ماتحت مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور مخلوق سے رشتہ اتحاد و اخوت اور احسان جوڑتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد سوم ص 408-409)

CASA BELLA

SOFA FABRIC - CURTAIN FABRIC - FURNITURE

HEAD OFFICE

I-Gilgit Block Fortress Stadium Lahore Cantt.

Ph: 6650952, 6660047 Fax: 6655384

LAHORE

164-P Mini Market Gulberg. Ph: 5755917, 5760550

Craze-1 Plaza, Opposit Adil Hospital Lcchs.

Ph: 6675016, 6675017 E-mail: casabel@brain.net.pk

ISLAMABAD

Shop # 3-8 Block 13-N Markaz F-7 Islamabad Ph: 2650350-51

KARACHI

44/C 26th Street, Off Khayaba-e-Tauheed.

Commercial Area Defence. Ph: 02-5867840-41

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	22۔نومبر	زوال آفتاب	11-54
ہفتہ	22۔نومبر	افطار	5-09
اتوار	23۔نومبر	انتہائے سحر	5-18
اتوار	23۔نومبر	طلوع آفتاب	6-41

ترکی میں خودکش بم دھماکے 27 ہلاک ترکی کے شہر استنبول میں یکے بعد دیگرے پانچ خودکش کار بم دھماکوں کے نتیجہ میں 27 ہلاک اور ساڑھے چار سو زخمی ہو گئے ان دھماکوں سے برطانوی قونصلیٹ کی دو ایکسیاں اور ایچ بی سی بینک کی 18 منزلہ عمارت جزوی طور پر تباہ ہوگئی۔

مسلم لیگ کا صدر نہیں بنوں گا صدر جنرل مشرف نے کہا کہ میں مسلم لیگ کا صدر نہیں بنوں گا کیونکہ میں نیوٹرل رہنا چاہتا ہوں۔ایل ایف او کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔ڈیم متفقہ سوچ کے بعد بنیں گے۔

بھارت پر دباؤ ڈال رہے ہیں امریکہ بھارت پر مسلسل دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ ٹھوس امن مذاکرات شروع کرے۔امریکی حکومت کو توقع ہے کہ بھارت ان کوششوں کا مثبت جواب دے گا۔

واجپائی پاکستان آئیں گے بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے کہا ہے کہ وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی جنوری میں سارک کانفرنس میں شرکت کیلئے اسلام آباد جائیں گے۔لیکن اس کانفرنس سے زیادہ امیدیں وابستہ نہ کی جائیں۔کانفرنس میں پاک بھارت تنازعات پر بات ہوگی نہ واجپائی کسی پاکستانی لیڈر سے ون ٹو ون ملاقات کرینگے۔

پاکستانی عوام ہمارے دوست ہیں افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے کہا ہے کہ پاکستانی عوام ہمارے دوست ہیں تاہم پاکستان اپنے علاقے سے افغانستان میں طالبان کی مداخلت روکنے کیلئے تعاون کرے۔

حزب التحریر، جماعت الفرقان اور جمعیت الانصار پر بھی پابندی حکومت نے تین مزید انتہا پسند تنظیموں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ وزارت داخلہ کے ایک بیان کے مطابق ان تنظیموں میں حزب التحریر، جماعت الفرقان اور جمعیت الانصار شامل ہیں۔ ان تنظیموں پر پابندی انسداد دہشت گردی کے قانون کے تحت لگائی گئی ہے۔

ایٹمی ادارے کو روس، چین اور پاکستان پر شک ہے بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (IAEA) کا خیال ہے کہ ایران کو اس کے ایٹمی پروگرام کیلئے یورینیم کی افزودگی فراہم کرنے والے روس چین اور پاکستان ہوسکتے ہیں۔

اتحادی فوج کام مکمل ہوئے بغیر عراق سے نہیں نکلے گی امریکی صدر بش اور برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ اتحادی فوج کام مکمل ہوئے بغیر عراق سے نہیں نکلے گی اور ضرورت ہوئی تو مزید فوج بھیجی جائے گی۔

امریکہ نے اپنی فوج کو نئے سرے سے منظم کرنے کا کام شروع کر دیا امریکہ نے دہشت گردوں کے خلاف گھیرا تنگ کرنے اور دنیا میں کہیں بھی پیدا ہونے والے بحران سے نمٹنے کے لئے اپنی فوج کو نئے سرے سے منظم کرنا شروع کر دیا ہے۔ پنٹاگون کے جائنٹ سٹاف کے ساتھ کام کرنے والے امریکی فوجی کمانڈروں نے جزیرہ نما کوریا، مغربی ایشیا، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ افریقہ اور لاطینی امریکہ میں ممکنہ جنگوں کے حوالہ سے اپنے منصوبوں پر نظر ثانی کی ہے۔

رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں

نمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد وقف بک ڈپو فون دکان 215209 گھر:212988

اپنا کام .... اپنا نام

زنانہ ریڈی میڈ کے لئے

زنانہ و مردانہ اعلیٰ ورائٹی کے لئے

سستے اور معیاری برتن

اقصیٰ چوک اقصیٰ مارکیٹ پروپرائٹر محمد احمد طاہر کاہلوں

کیسٹرل ڈراپس

اللہ کی دی ہوئی ہر نعمت کھائیے لیکن جلن۔بدہضمی۔ اپھارہ۔درد معدہ میں F.B کی کیسٹرل کو مت بھولیئے۔

(جرمن اور پاکستانی ہومیو ادویات کے سٹاکسٹ)

FB ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

طارق مارکیٹ ربوہ فون: 04524-212750

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ELLERY THAT STANDS OUT.

h, Innovative, Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174